REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۹ — شمارہ ۳۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۹ صفر ۱۴۱۱ ہجری — ۳۰ ظہور ۱۳۶۹ ہش — ۳۰ اگست ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؏

اِس زمانہ کا حِصنِ حَصِین مَیں ہُوں۔!!

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"اَے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اِس راہ میں فدا کر رہے ہو، اگرچہ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن مَیں اِس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ مَیں بھیجا گیا ہُوں۔ اور مجھے اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دُنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ مَیں دُنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے مَیں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک **چراغ** ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ **اِس زمانہ کا حِصنِ حَصِین مَیں ہوں۔** جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے، ہر طرف سے اُس کو موت درپیش ہے! اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے۔ اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے۔ اور مَیں اُس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفسِ مزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پَیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی رُوح اس میں سکونت کرتی ہے۔ اور ایک تجلّیٔ خاص کے ساتھ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کا اِستوا اس کے دل پر ہوتا ہے۔ تب پُرانی انسانیت اُس کی جل کر ایک نئی اور پاک اِنسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے۔ اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اِسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے"۔

(فتحِ اسلام صفحہ ۵۰ تا ۵۲)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ (۲۶) (۲۷) (۲۸) فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش سنہ ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگا۔ — ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مُنیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عُمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان ؏

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۶۹ ہش

ترکِ رُسوم !

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کی برتری اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کرکے دُنیا میں دوبارہ علمی۔ اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرنا ہے۔ تاکہ مُرورِ زمانہ کے ساتھ مُسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے جو خود ساختہ راہیں ایجاد کرلی ہیں اُن کی اصلاح کرکے سُنّتِ نبویؐ کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ بقولِ غالب ؎

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رُسوم
ملّتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں

سیّدنا حضرت محمد مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جو عظیم رُوحانی انقلاب پیدا ہُوا اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ (اعراف: آیت ۱۵۸) یعنی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اُس بوجھ کو ہٹاتے ہیں جن کے نیچے وہ دبے جارہے تھے۔ اور اُن کے گلوں میں جو طوق پڑے ہوئے تھے ان کو اس سے آزاد کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بُت پرستی کا قلع قمع کرکے توحیدِ خالص دُنیا میں قائم فرمائی، وہاں آپؐ نے اُن کے گلوں میں پڑے ہوئے ہزاروں قسم کی رُسومات کے پھندے بھی ہٹا دیئے۔ جس کے نتیجے میں وہ قوم جو بُتوں اور اَوہام کی پُجاری تھی وہ خُدائے واحد کے آگے سجدہ ریز ہوگئی۔ جو فسق و فجور اور ہر قسم کی بدیوں، بُرائیوں اور بے حیائیوں میں مُبتلا تھی وہ اِس مُزکّیٔ اعظمؐ کی تربیت سے باخُدا اور خُدانُما قوم بن گئی۔ وہ قوم جس نے اِتّباعِ نبویؐ میں قُربانی و ایثار اور جاں نثاری و فدائیت کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ جس کی نظیر تاریخِ انبیاء میں نہیں ملتی۔

لیکن جُوں جُوں اسلام مشرق و مغرب میں غالب آتا چلاگیا اور غیر اقوام فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئیں وہ اپنے ساتھ اپنے پُرانے خیالات اور اَوہام بھی لے کر آئیں اور عدمِ تربیت کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ اُن کے اندر بہت سی بدعات اور بد رسُوم پیدا ہوگئیں جو رفتہ رفتہ دین کا حصّہ سمجھی جانے لگیں۔ اور اب حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ قوم کا پڑھا لکھا اور دانشور طبقہ بھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ اِس قسم کی باتوں کا دینِ اسلام اور سنّتِ نبویؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ محض اپنی دُنیاداری نبھانے کے لئے ان سے چمٹا ہُوا ہے۔ جنہیں دُور کرنا ازحد ضروری ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السّلام فرماتے ہیں:-

"اعمالِ صالحہ کی جگہ چند رُسوم نے لے لی ہے۔ اس لئے رُسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کے خلاف اگر ہو تو اُسے توڑا جائے۔ جبکہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں، پھر ہم دُنیا کی پرواہ کیوں کریں؟ جو فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اُس کو دُور کردیا جائے اور چھوڑا جائے۔ جو حدودِ الٰہی اور وصایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں ان پر عمل کیا جائے کہ اِحیاءِ سُنّت اِسی کا نام ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم ص۴۹)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعُود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے جو دس شرائطِ بیعت تحریر فرمائی ہیں اُن میں سے چھٹی شرط یہ رکھی ہے کہ:-

"یہ کہ اِتّباعِ رسم اور متابعتِ ہوا وہوس سے باز رہے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرّسُول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

اور الحمدُ للہ کہ جماعتِ احمدیہ بحیثیتِ مجموعی اِس قسم کی بدعات اور بد رسُوم سے پاک ہے۔ لیکن اِس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض کمزور افراد یا تو محض اندھی تقلید کی وجہ سے یا معاشرہ وسوسائیٹی کے خوف سے یا اپنی ناک کٹنے کے اندیشے سے بعض دفعہ پھر اُن اندھیروں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں جن سے نِکال کر حضرت امام مہدی علیہ السّلام نے اُن کے سینوں کو منوّر کیا تھا۔ ایسے کمزور افراد یا خاندانوں کو محبّت و پیار اور حکمت سے سمجھانے اور اُن کے لئے دُعائیں کرنے اور اُن کی تربیت کے سامان کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اِسی اشاعت میں ہم سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بصیرت افروز اور سبق آموز مکتوبِ گرامی شائع کررہے ہیں۔ اُمید ہے احبابِ جماعت اِس خط کے مضمون کی طرف خاص توجّہ دیں گے۔

جماعتِ احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ افرادِ جماعت کو تربیت کے لحاظ سے بڑا چوکس اور بیدار رہنا ہوگا۔ کہ کہیں ہم میں پھر ایسی بد رسُوم نہ آجائیں جو سُنّتِ نبویؐ سے دُور لے جانے والی ہوں۔ اِسی بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ نے بد رسُوم کے خلاف جہاد کا اِعلان کرتے ہوئے ۲۳ جُون ۱۹۶۷ء کے خطبہ جُمعہ میں فرمایا تھا کہ:-

"مَیں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعتِ احمدیہ میں اُس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام دُنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے، ہر بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا ہے۔ اور مَیں اُمید کرتا ہُوں کہ آپ سب میرے ساتھ اِس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کردیں گے۔"

پس شادی بیاہ کی تقاریب ہوں، یا موت فوت کے مواقع، یا بچے کی پیدائش کی خوشیاں یا کوئی اور تقریب ہو، ان سب میں ہمیں اِس بات کا لحاظ رکھنا ازحد ضروری ہے کہ ہمارا کوئی قدم بھی سُنّتِ نبویؐ سے سرِمُو انحراف کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے عین مُطابق ہم اپنی زندگی گذارنے والے ہوں۔ اور ہمارا ہر عمل اِس بات کی گواہی دے رہا ہو کہ ؎

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں (دُرِّثمین)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام فرماتے ہیں:-

"اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دِلوں میں فیصلہ کرلو کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکَم عَدل مانا ہے تو اس کے ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دِل میں کوئی کدُورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہّمات سے بھرا ہُوا ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچّے دِل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعُود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزّت کی نگاہ سے دیکھو۔ تاکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزّت و عظمت کرنے والے ٹھیرو۔"
(ملفوظات جلد سوم ص۴۳)

اللہ تعالےٰ تمام افرادِ جماعت کو ہر قسم کی بدعت اور بد رسم سے اِجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وسیع پیمانے پر ساری دُنیا میں حسین اور پُرامن اسلامی معاشرہ قائم ہوجائے۔ اور مشرق و مغرب کی اقوام کو ہم اپنے نیک نمونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غُلامی میں لے آنے کا فخر حاصل کرسکیں۔

وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق

محمد کریم الدین شاہد

خُطبہ جمعۃ المبارک

میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ ہمیں بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ پُرزور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اُمّت کو شدید خطرات درپیش ہیں اس لئے تقویٰ کو پکڑیں

اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دُنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر اُبھرو گے۔

بلکہ تمام دُنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دُنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳ ظہور ۱۳۶۹ ہش مطابق ۳ اگست ۱۹۹۰ء۔ بمقام اسلام آباد یو۔کے۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ
ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائم مقام ایڈیٹر)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الحجرات سے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىھُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

پھر فرمایا:-

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے، سورہ الحجرات کی دسویں اور گیارہویں آیات ہیں۔ گزشتہ دس سال سے زائد عرصہ ہو گیا کہ عالمِ اسلام پر بہت سی بلائیں وارد ہو رہی ہیں۔ اور عالمِ اسلام مُسلسل مختلف قسم کے مصائب کا شکار ہے۔ اگر تو یہ مصائب اور یہ تکلیفیں غیروں کی طرف سے نازل کئے جا رہے ہوتے تو یہ بھی ایک بہت ہی تکلیف دہ امر تھا لیکن اس سے بڑھ کر تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عالمِ اسلام خود ایک دُوسرے کے لئے مصیبتوں کا ذمہ دار ہے۔ اور دو حصّوں میں بٹ کر مسلسل سالہا سال سے عالمِ اسلام کا ایک حصّہ دوسرے عالمِ اسلام کے لئے مصیبتیں اور مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

تیل کی دولت

نے بہت سے مسلمان ممالک کو فوائد پہنچائے اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی پہنچائے۔ نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ اُن میں رفتہ رفتہ تقویٰ کی رُوح گم ہوگئی۔ اور دُنیا کی دولت نے ان کے رُجحانات کو یکسر دنیا کی طرف پلٹ دیا۔ یہ بات آج کے مختلف مؤرخین بھی اپنی کُتب میں لکھتے رہے ہیں۔ اور آج بھی لکھ رہے ہیں کہ جب تک عالمِ اسلام غریب تھا اُس میں تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے۔ لیکن تیل کی اِس دولت نے گویا اُن کے تقویٰ کو پھونک کے رکھ دیا ہے۔ اور محض دُنیادار حکومتوں کی شکل میں وہ مسلمان حکومتیں اُبھری ہیں جن کا اوّل مقام یہ تھا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرتیں۔ اپنے مُلک کے رہنے والوں کو تقویٰ کی تلقین کرتیں۔ اور عالمِ اسلام کے باہمی تعلقات کو تقویٰ کی رُوح پر قائم کرتیں۔ اور مسائل کو تقویٰ کی رُوح کے ساتھ حل کرتیں مگر ایسا نہیں۔

جہاں تک قرآنِ کریم کا تعلق ہے یہ تعلیم نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ ہر قسم کے اِمکانی مسئلے کو قرآنِ کریم نے چھیڑا بھی ہے۔ اور اس کا ایک مناسب حل بھی پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ اِس امکان کو بھی قرآنِ کریم نے زیرِ نظر رکھا کہ مختلف مُسلمان ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہوجائیں اور اُن اختلافات کی شکل ایسی بھیانک ہوجائے کہ ان میں سے بعض دُوسروں پر حملہ کریں اور مسلمان حکومتیں باہم ایک دُوسرے کے ساتھ

قتال اور جدال میں ملوّث ہوجائیں

چنانچہ اِس امکان کا ذِکر کرتے ہُوئے قرآنِ کریم فرماتا ہے: وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا ۚ کہ ہو سکتا ہے کہ بعض مُسلمان طاقتیں بعض دُوسری مُسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دُوسرے پر حملہ کریں۔ ایسی صُورت میں تمام عالمِ اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ اُن کے درمیان صُلح کروانے کی کوشش کی جائے۔ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىھُمَا عَلَى الْاُخْرٰى اور اگر ایک طاقت دُوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویّہ اختیار کرنے پر مُصِر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالمِ اسلام مِل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اُس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں۔ اور جب وہ اِس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اپنے فیصلوں کو

احکاماتِ الٰہی کی طرف لوٹا دے

اور خُدا کے فیصلے کو قبُول کرنے پر آمادہ ہوجائے تو پھر اس پر مزید زیادتی بند کی جائے اور ازسرِنو اُس طاقت اور دُوسری طاقت کے درمیان جس پر حملہ کیا گیا ہے، صُلح کروانے کی کوشش کی جائے اور پھر یاد رکھو کہ اِس صُلح میں بھی تقویٰ کو پیشِ نظر رکھنا اور انصاف سے کام لینا۔ پھر انصاف کی تاکید ہے کہ انصاف سے کام لینا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اِنصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرماتا ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔ یاد رکھو کہ مؤمن بھائی بھائی ہیں۔ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ۔ پس ضروری ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے درمیان صُلح قائم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو،

تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اِن آیات کی روشنی میں ایک بات قطعی طور پر واضح ہوتی ہے کہ عالمِ اسلام نے اپنے باہمی اختلافات میں قرآن کریم کی اِس آیتِ کریمہ کی ہدایت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اگر مسلمان طاقتیں قرآنِ کریم کی اِس واضح ہدایت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے معاملات نپٹانے کی کوشش کرتیں تو وہ ایک لمبے عرصے تک جو نہایت ہی خون ریز عرب ایران جنگ ہوئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ چند مہینے کے اندر ختم کی جا سکتی تھی۔ مشکل یہ درپیش ہے کہ دھڑا بندیوں سے فیصلے ہوتے ہیں۔ اور تقویٰ کی رُوح کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ گیارہ سال تک مسلمان ممالک ایک دوسرے سے بٹ کر آپس میں برسرِ پیکار رہے۔ اور بعض طاقتیں بعض کی مدد کرتی رہیں۔ لیکن اِس اِسلامی اصول کو نظر انداز کر دیا گیا کہ سب مِل کر فیصلہ کریں۔ اور سب مِل کر ظالم فریق کے خلاف اعلانِ جنگ کریں۔ ایسی صورت اگر ہوتی تو صِرف عرب اور ایران جنگ کا سوال نہیں تھا بلکہ پاکستان اور انڈونیشیا اور ملائیشیا اور دیگر مسلمان ممالک مثلاً شمالی افریقہ کے ممالک، ان سب کو مشترکہ طور پر اس معاملے میں دخل دینا چاہیئے تھا۔ اور

مشترکہ طاقت کا استعمال

کرتے ہوئے ظالم کو ظُلم سے باز رکھنا چاہیئے تھا۔ اب ایسی ہی ایک بہت تکلیف دِہ صُورت اَور سامنے آئی ہے کہ اب ایران اور عرب کی لڑائی نہیں بلکہ عرب آپس میں بانٹے جا چکے ہیں۔ اور ایک مسلمان عرب ریاست نے ایک دُوسری مُسلمان عرب ریاست پر حملہ کیا ہے۔ اِس سلسلے میں عرب ریاستوں کی جو سربراہ کمیٹی ہے جو اِن معاملات پر غور کرنے کے لئے غالباً پہلے سے قائم ہے، اُن کے نمائندے کا اعلان مَیں نے سُنا اور ٹیلی ویژن پر اُس پروگرام کو دیکھا اور مجھے تعجب ہُوا کہ اِس لمبے تکلیف دِہ تجربے کے باوجُود ابھی تک اُنھوں نے عقل سے کام نہیں لیا۔ اور قرآنی اُصول کو اپنانے کی بجائے اِصلاح کی کوئی نئی راہیں تجویز کر رہے ہیں۔ اور سب سے بڑا ظُلم یہ ہے کہ وہ ممالک جن کا اِسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ تمام اکٹھے ہو کر اِس معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور بعض مسلمان ممالک اُن سے دخل اندازی کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مغربی مُفکّر کا اِنٹرویو مَیں نے دیکھا۔ اُس نے یہ اعلان کیا کہ اِس وقت عراق اور کویت کی لڑائی کے نتیجے میں کنسینٹرک (CONCENTRIC) دو دائرے قائم ہو چکے ہیں۔ یعنی ایک ہی مرکز کے گِرد کھینچے جانے والے دو دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ ہے جو عالَمِ اسلام کا دائرہ ہے۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو تمام دُنیا کا دائرہ ہے۔ اور ہم یہ اِنتظار کرتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ عالَمِ اسلام کا دائرہ اِس فساد کے مرکز کی طرف متوجہ ہو کر اُس کی اِصلاح میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن اِس کے اِمکانات دِکھائی نہیں دیتے۔ اور خطرہ ہے۔ (انہوں نے تو خطرے کا لفظ اِستعمال نہیں کیا۔ لیکن مَیں اپنی طرف سے کہہ رہا ہُوں) اُنھوں نے کہا کہ اِس بات کا امکان موجود ہے کہ تمام دُنیا وسیع تر دائرے کو اِس معاملے میں دخل دینا پڑے گا۔

اِس مختصر خطبے میں مَیں عالَمِ اسلام کو اِس طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہُوں کہ

قرآنِ کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں

تو اُن کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابلِ شرم بات ہے اور نقصان کا مُوجب بات ہے کہ ساری دُنیا مُسلمان ممالک کے معاملات میں دخل دے اور پھر اُن سے اِس طرح کھیلے جس طرح شطرنج کی بازی پر مُہروں کو چلایا جاتا ہے۔ اور ایک کو دُوسرے کے خلاف استعمال کرے جیسا کہ پہلے کرتی چلی آئی ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اِس وقت مُسلمانوں کی طاقتیں اپنی دولت کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف اِستعمال کر رہی ہیں۔ وہ تیل جس کو خُدا تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر اِسلامی دُنیا کو عطا کیا تھا، وہ تیل جہاں غیروں کے لئے عظیم الشّان ترقیات کا پیغام بن کر آیا ہے اور وہ اس کے نتیجے میں اپنی تمام صنعت کو چلا رہے ہیں اور ہر قسم کی طاقت کے سرچشمے جن کی بنیادیں مُسلمان ممالک میں ہیں۔ اُن کے لئے فائدے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ جہاں تک مُسلمان ممالک کا تعلق ہے وہ اِس تیل کو ایک دُوسرے کے گھر پھُونکنے اور ایک دُوسرے کی مملکتوں کو جلا کر خاکستر کر دینے میں استِعمال کر رہے ہیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اِس کے سوا اِس کا آخری تجزیہ اَور کوئی نہیں بنتا۔ اب بھی وقت ہے اگر عالَمِ اسلام تقوٰی سے کام لے اور قرآنِ کریم کی اِس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کر لے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی غیر مُسلم طاقت اِسلامی معاملات میں کسی طرح دخل دینے پر مجبُور ہو اور ضروری ہے کہ اِن دو قرآنی آیات کی تعمیل میں اِس مسئلے کو جو آج بہت ہی بھیانک شکل میں اُٹھ کھڑا ہُوا ہے۔ محض عرب دُنیا تک محدود نہ رکھا جائے۔ کیونکہ جب آپ اِسلام کے لفظ کو بیچ میں سے اُڑا دیتے ہیں اور

ایک اِسلامی مسئلے کو علاقائی مسئلہ بنا دیتے ہیں

تو اِس کے نتیجے میں خُدا تعالیٰ کی تائید اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔ پس تعلیم قرآن میں کسی قوم کا ذِکر نہیں ہے۔ جو ہدایت قرآنِ کریم نے عطا فرمائی ہے، اُس میں مُسلمانوں کا بحیثیت مجموعی ذکر ہے۔ اور اُن سب کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ پس یہ ہرگز عرب مسئلہ نہیں ہے۔ یہ عالَمِ اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس میں انڈونیشیا کو بھی اسی طرح ملوّث ہونا چاہیئے جس طرح پاکستان کو۔ ملائیشیا کو بھی اسی طرح ملوّث ہونا چاہیئے جیسے الجیریا کو یا دُوسرے ممالک کو۔ اور سب ممالک کا ایک مشترکہ بورڈ تجویز کیا جانا چاہیئے جو فریقین کو مجبور کریں کہ وہ صُلح پر آمادہ ہوں۔ اور اگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوں تو تمام عالَمِ اسلام کی طاقت کو اس ایک باغی طاقت کے خلاف اِستعمال ہونا چاہیئے۔ اور تمام غیر مُسلم طاقتوں کو یہ پیغام دے دینا چاہیئے کہ آپ ہمارے معاملات سے ہاتھ کھینچ لیں۔ اور ہمارے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ہم قرآنی تعلیم کی رُو سے اِس بات کے اہل ہیں کہ اپنے معاملات کو خود سُلجھا سکیں۔ اور خود نپٹا سکیں۔ مگر افسوس ہے کہ اِس تعلیم پر عملدرآمد کے کوئی آثار دِکھائی نہیں دیتے۔

یہ عراق اور کویت کی لڑائی کا جو واقعہ ہُوا ہے یا عراق کے کویت پر حملے کا، اس کے پس منظر میں بہت سی بد دیانتیاں اور عہد شکنیاں ہیں۔ صرف عربوں کے آپس کے اختلاف نہیں ہیں بلکہ دُوسرے تیل پیدا کرنے والے اِسلامی ممالک بھی اِس معاملے میں ملوّث ہیں۔ چنانچہ اِنڈونیشیا ہے مثلاً۔ اُس کو اپنے عرب مسلمان بھائیوں سے شدید شِکوہ ہے کہ اوپیک کے تحت جو معاہدے کرتے ہیں اُن معاہدوں کو خود بصیغۂ راز توڑ دیتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں اِجتماع کی طاقت سے جو فوائد حاصل ہونے چاہئیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر مُلک جس طرح چاہتا ہے اپنا تیل خُفیہ ذرائع سے بیچ کر زیادہ سے زیادہ دَولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اِس پس منظر میں بھی تقوٰی ہی کی کمی ہے۔ یہ معاملہ صرف

عراق اور کویت کی جنگ

کا نہیں بلکہ آپس کے معاملات میں تقوٰی کے فُقدان کا معاملہ ہے۔ اور جو بھی عالمی اِدارہ اِس بات پر مامُور ہو کہ وہ اِن دونوں لڑنے والے ممالک یا ایک مُلک نے جو حملہ کیا ہے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل کریں، اس کا فرض ہوگا کہ وہ تہہ تک پہنچ کر تمام اُن محرکات کا جائزہ لیں جن کے نتیجے میں بار بار اِس قسم کے خوفناک حالات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں ایران کو بھی برابر شامل کرنا چاہیئے۔ کوئی مُسلمان مُلک اِس سے باہر نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر یہ ایسا کر لیں تو جیسا کہ قرآنِ کریم نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اِنصاف کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کی تائید تمہیں حاصِل ہوگی اور لازماً تم اِن کوششوں میں کامیاب ہو گے۔ پھر تاکیداً فرمایا: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ اپنے بھائیوں کے درمیان جو بھائی بھائی ہیں، صلح کرواؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والوں پر ہی رحم کیا جاتا ہے۔

پس کوئی مسئلہ بھی جو اسلام سے یا قرآن سے تعلق رکھتا ہو تقویٰ کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مسلمانوں کے مسائل کا مختصر تجزیہ لیکن ایسا تجزیہ جو تمام حالات پر حاوی ہے یوں فرمایا کہ

تقویٰ کی راہ گم ہو گئی۔

اسلام کا نام تو ہے لیکن تقویٰ کا راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ ہاتھ سے کھویا گیا ہے۔ جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر جھگڑوں اور بیہودہ باتوں میں پھنسنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ مجھے بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ پُر زور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی امت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ تمام عالمِ اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھوں میں نہایت بے کس اور بے بس مہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے تقویٰ کو پکڑیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی امت کو جو آج دنیا میں ذلت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور تمسخر کا سلوک اُن کے ساتھ کیا جا رہا ہے، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بڑی حقارت سے عالمِ اسلام کو دیکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھوں میں اسی طرح ہیں جس طرح بلی کے ہاتھوں میں چوہا ہوا کرتا ہے اور جس طرح چاہیں ہم ان سے کھیلیں اور جب چاہیں منہ رُخ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اس کو دبوچ لیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو انتہائی ذلیل کا معاملہ ہے۔ نہایت ہی شرمناک معاملہ ہے۔ اور عالمِ اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ

وقت کے امام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔

خدا نے جس کو بھیجا ہے اُس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بغیر اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ اس سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے ہی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر اُبھر و گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائیگی، وہ سالوں کی بات بن جائیگی۔ تم اگر شامل ہو یا نہ ہو۔ جماعت احمدیہ بہرحال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی ہے۔ کرتی رہی ہے۔ آج بھی کر رہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائے گی اور اس

آخری فتح کا سہرا

پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائیگا۔ پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بہترین خدمت گار تمہیں مہیا ہو رہے تھے جو خدا کے نام پر خدا کی خاطر اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہر مشکل مقام پر تمہاری خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ تم نے ان سے استفادہ نہیں کیا اور اُن کی خدمت سے محروم ہو گئے ہو یہ ایک بڑی عالمِ اسلام کی بد بختی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل عطا فرمائے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ ... یا نہ سمجھیں مگر وہ آپ کو اپنا بھائی سمجھ رہے یا نہ رہے، دعا کے ذریعہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بد ... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعویٰ حبِ پیمبرم

کہ اے میرے دل! تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں، آخر تیرے محبوب رسول کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس تو اس محبوب رسول کی محبت کی خاطر ہمیشہ اُن سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

میت سے متعلق ایک غلط خیال اور رسم کی تردید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک احمدی دوست نے میت سے متعلق بعض سوالات بھجوائے تھے جن کا جواب حضور انور نے بذریعہ خط انہیں ارسال فرمایا ہے۔ جماعتی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر افادۂ عام کے لئے حضور کے خط کا متعلقہ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے احباب جماعت ہر رسم کی بدرسم سے مجتنب رہیں گے۔

(قائمقام ایڈیٹر)

"آپ نے میت سے متعلق بعض سوالات دریافت کئے ہیں۔ جہاں تک مرنے کے بعد میت کو سب کچھ معلوم ہونے کا تعلق ہے یہ بشر کا خیال ہے۔ جب تک موت حقیقی نہ ہو یعنی خدا کی طرف سے قضاء کا فیصلہ صادر نہ ہو جائے اور روح کا تعلق جسم سے ابھی قائم ہو اور واپسی کا امکان ہو اس وقت تک بعض ذہنی مشاہدات کے مطابق مرنے والے کو پہنچنے کے باوجود گردو پیش کا احساس رہتا ہے لیکن یہ بات قطعاً جھوٹ ہے کہ اس مرتبہ کے بعد جو آخری موت کہلاتی ہے اور جب روح کی واپسی ممکن نہیں رہتی، ارواح مردوں میں اس دنیا کی باتوں کا علم رکھتی ہوں کیونکہ اس کے بعد ان کا تعلق اس دنیا سے اس طرح کٹ جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ خود روحوں کو دنیا کے نظارے نہ دکھائے وہ بالکل دنیا سے کٹی ہوئی ہوتی ہیں۔

جہاں تک قل وغیرہ کی رسموں کا تعلق ہے، یہ سب اندھیرے کی پیداوار ہیں اور وہ احمدی بڑا ظلم کرتے ہیں جو روشنی میں آنے کے بعد پھر اندھیروں کی طرف لوٹیں۔ اندھیروں سے مراد اس سنت سے انحراف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت ہے کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً قل وغیرہ رسموں کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ... اللہ تعالیٰ امت کو فضل سے لوگوں کو ٹھوکروں سے بچائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے زندگی پانے والے ہوں۔"

والسلام

خاکسار:۔ مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

ضروری اعلان

تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار کی میٹنگ ۹ ستمبر ۱۹۹۰ء بروز اتوار صبح ۹ بجے ہونا مقرر ہے اس میٹنگ میں تبلیغ کو مزید فروغ دینے کی غرض سے منصوبہ بنایا جائے گا۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام ممبران تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن اور صدر صاحبان و ناظمین مجالس، انصار اللہ اور مبلغین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس میٹنگ میں زیادہ سے زیادہ حاضر ہوں۔

(سید عبد الباقی صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن بہار)

٭ ... نے جاری فرمائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء

قسط دوم آخری

جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارہ میں پیشگوئیاں

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ بھارت

سلسلہ احمدیہ کا قیام

احباب کرام! جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ماموریت کا پہلا الہام مارچ ۱۸۸۲ء کو ہوا۔ اس سے قبل ابھی سلسلہ کا وجود بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے الہام "اردت ان استخلف فخلقت آدم" کے ذریعہ بہت جلد ایک روحانی سلسلہ قائم کئے جانے کی خوشخبری عطا فرمائی جس کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے اپنی تالیف براہین احمدیہ میں جو دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے بھی کئی سال پہلے شائع ہوئی تحریر فرمایا کہ اس الہام میں آدم سے —

"وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔"

(تذکرہ صفحہ ۶۹)

چنانچہ اس پیشگوئی کے چند سال بعد ہی بمقام لدھیانہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو خاص اذن الٰہی کے ماتحت بیعت اولیٰ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ اس پر علماء وقت نے آپ پر بے شمار فتاوے تکفیر صادر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ —

"اس فرقہ کو اتباع مسیلمہ کذاب و اسود عنسی قرار دینا چاہیئے ... عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ خدا اُن کو تباہ و نیست و نابود کر دے گا۔"

(اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی صفحہ ۹ تا ۱۲)

مگر خدائی وعدوں کے مطابق دشمنان احمدیت کی ہر تدبیر ناکام ہوئی اور یہ سلسلہ بدستور اپنی منزل کی طرف گامزن رہا حتیٰ کہ وہ یکہ و تنہا آواز جو قادیان کی گمنام اور بظاہر ویران بستی سے اٹھی تھی اس کی باز گشت دنیا کے گوشے گوشے میں سنائی دینے لگی۔ پس جماعت احمدیہ کا اپنا وجود ہی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان اور اس پیشگوئی کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے جسے کسی صورت میں بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

جماعت کی ترقی و اشاعت

بیعت اولیٰ کے ذریعہ جماعت کی باقاعدہ بنیاد رکھے جانے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مستقبل قریب میں اس روحانی سلسلہ کو ملنے والی غیر معمولی عظمت اور آفاق عالم میں اس کی بسرعت توسیع و اشاعت سے متعلق بھی بے شمار پیشگوئیاں فرمائیں۔ چنانچہ ۱۸۸۲ء میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ —

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ پر خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

خود حضور علیہ السلام نے فرمایا :—

"وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۱)

نیز فرمایا :—

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا ... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

احباب کرام! اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جس دن لدھیانہ میں پہلی بیعت لی گئی تو صرف چالیس افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ ظاہر بینوں کی نظر میں یہ واقعہ چونکہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا اس لئے نہ تو اہل لدھیانہ نے اسے لائق التفات سمجھا اور نہ ہی اہل پنجاب نے اس پر کوئی توجہ دی۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حضور کے شامل حال تھی اور اس نے پہلے سے ہی اس سلسلہ کی دنیا میں قبولیت پھیلانے کا وعدہ کر رکھا تھا اس لئے جو کچھ خدا نے کہا اُسے اس شان سے پورا کیا کہ ابتداءً صرف چالیس نفوس کے ساتھ روانہ ہونے والا یہ مختصر سا کارواں حضور اقدس کی مقدس زندگی میں ہی چار لاکھ کی تعداد تک پہنچ گیا۔ اور احمدیت کا بیج آپ کے دست مبارک سے ہی ہندوستان کے علاوہ افغانستان، مشرقی امریکہ، طرابلس شام، مالدیپ، سیلون، ماریشس، بخارا، بغداد، ترکی، طائف، مکہ اور آسٹریلیا میں بویا گیا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی مقدس بستی سے اٹھنے والی وہ آواز ایک کروڑ سے بھی زائد دلوں کی دھڑکن بن کر دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں گونج رہی ہے۔ جسے دیکھ کر مولانا ظفر علی خان جیسے ہمارے اشد ترین مخالف بھی انتہائی حسرت کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ :—

"یہ (یعنی جماعت احمدیہ) ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔"

(اخبار زمیندار ۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جلسہ سالانہ کی ترقی

احباب کرام! آج ہم جلسہ سالانہ کے جس مبارک اور مقدس روحانی اجتماع کی بے پناہ آسمانی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں یہ بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک درخشندہ و تابندہ نشان ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے باذن الٰہی تجویز فرمایا کہ ہر سال قادیان میں جسے آپ نے سلسلہ احمدیہ کا دائمی مرکز قرار دیا ایک سالانہ اجتماع ہوا کرے جس میں ہر سال اکناف عالم سے محبین احمدیت کے روحانی طیور جمع ہو کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے تجدید عہد کیا کریں۔ وہ ہر آن موسلادھار بارش کی طرح برسنے والے خدا کے فضلوں کا تذکرہ کرتے اس کی حمد کے ترانے گائیں۔ اور تبلیغ و اشاعت دین کی بابرکت آسمانی مہم کو تیز سے تیز کرنے کے لئے آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کریں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :—

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح شمار نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

بظاہر حالات یہ منصوبہ بھی ناممکن العمل تھا مگر خدا کی تقدیر کو پورا ہونے سے بھلا کون روک سکتا ہے۔ ہر جگہ مولویوں نے لوگوں کو جلسہ سالانہ میں آنے سے روکا اور اسے ایک بدعت سے تعبیر کیا۔ اہلحدیث کے سرخیل مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی زندگی کا نصب العین ہی قرار دیا کہ ہر شخص کو قادیان آنے سے روکا جائے الغرض ہر کوشش بروئے کار لائی گئی مگر آسمانی فیصلہ کے سامنے مخالفین احمدیت کی کوششیں پرکاہ کے برابر بھی ثابت نہ ہوئیں۔ اس دوران جماعت پر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے کئی کٹھن دور آئے مگر خدائی وعدوں کے مطابق جلسہ سالانہ کی حاضری میں ہر سال غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں منعقد ہوا جس میں صرف ۷۵ احباب شامل ہوئے تھے۔ جبکہ پاکستان میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے نفاذ سے قبل تک منعقد ہونے والے آخری جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے پونے تین لاکھ ریکارڈ کی گئی۔ اس کے بعد سے اب تک حکومت پاکستان کی طرف سے دارالہجرت ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مسلسل پابندی لگی ہوئی ہے۔ مگر قادیان اور دنیا کے دیگر تمام ممالک میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا

توقف جاری ہے۔ اور ان کی حاضری میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے۔ امسال بمقام اسلام آباد منعقدہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۷۰ ممالک کے تیرہ ہزار سے بھی زائد احمدی احباب اور مستورات کو شمولیت کی سعادت عطا ہوئی اور قریباً ایک درجن ممالک کے بیس سے زائد وزرائے مملکت، سفراء اور اہم سیاسی و سماجی شخصیتوں نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے حاضرین سے خطاب کیا۔

اسی طرح آج قادیان کی مقدس بستی میں منعقد ہونے والے اس بابرکت روحانی اجتماع کی حاضری بھی ایک محتاط اندازے کے مطابق سال گزشتہ کی نسبت تین گنا زائد بتائی گئی ہے۔ جس میں ہندوستان اور متعدد بیرونی ممالک سے دور دراز کا پر صعوبت سفر اختیار کر کے شمولیت کی توفیق پانے والے شمعِ احمدیت کے ہزارہا پروانوں کے علاوہ پاکستان کے ان سینکڑوں فدائیانِ احمدیت کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی ہے جو ایک لمبے عرصہ سے اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے ہیں اور مسلسل چھ سال سے جلسہ سالانہ ربوہ کی سعادتوں سے محروم ہیں۔ پس اے فرزندانِ احمدیت! جو اس وقت اس جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہیں بلاشک آپ میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت اور مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔

لنگرخانہ کی ترقی

حاضرین کرام! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام فرمایا تو اپنی کتاب "فتح اسلام" میں اس آسمانی کارخانہ کی ترقی کے لئے پانچ اہم شاخوں کی تعیین فرمائی جن میں سے ایک شاخ کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:-

"تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ مگر اے بھائیو تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے سلسلہ پر ہی نظر ڈال کر دیکھو کہ اب تک سات سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ مہمان آیا ہے۔ اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ان عزیز مہمانوں کی خدمت اور ضیافت میں کیا خرچ ہوا ہوگا۔ اور ان کے سرما اور گرما کے آرام کے لئے ضروری طور پر کیا کچھ بنانا پڑا ہوگا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۲)

معزز سامعین! تھوڑی دیر کے لئے اس زمانہ کو چشم تصور میں لائیے جب حضورؑ کی تائی صاحبہ آپؑ کے لئے دسترخوان کا کچھ بچا ہوا کھانا بھجوا دیا کرتی تھیں۔ پھر خدائی بشارات کے مطابق وہ زمانہ بھی آیا۔ جب دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑوں پر گذر کرنے والے خدا کے اس فرستادہ کے لنگر پر ہزاروں خاندان پلنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں لطف و احسان کو دیکھ کر اس کی زبان بے اختیار پکار اٹھی ہے

لفاظات الموائد کان اُکُلی
فصرتُ الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک زمانہ تھا جب دسترخوان پر دوسروں کے پس خوردہ ٹکڑے میری خوراک ہوتے تھے لیکن آج یہ حالت ہے کہ میں بے شمار خاندانوں کو کھانا کھلانے کے قابل ہو گیا ہوں۔

احباب کرام! کاروانِ احمدیت کے اس ابتدائی سفر میں چونکہ قدم قدم پر مالی مشکلات بھی درپیش تھیں اس لئے ایک مرتبہ یہ نوبت بھی آئی کہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے کھانے کے لئے پیسے نہ رہے حضرت میرزا ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے جب حضورؑ کی خدمت میں اس امر کی اطلاع کی تو آپؑ نے فرمایا۔ میری بیوی کا کوئی زیور بیچ کر انتظام کر لیا جائے۔" لیکن آج خدا تعالیٰ کی پیہم آسمانی بشارتوں کے طفیل مہمان نوازی کی اس شاخ کو اس قدر فراخی اور وسعت نصیب ہو چکی ہے کہ پہلے ابتدائی سات سالوں میں صرف ساٹھ ہزار مہمانوں کی ضیافت کا انتظام انتہائی کٹھن اور دشوار دکھائی دیتا تھا۔ مگر اب گزشتہ ایک صدی میں قادیان اور ربوہ کے واردین اور صادرین کی مجموعی تعداد ایک کروڑ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ بلاشک یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ایک ایسا کرشمہ ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی بڑے سے بڑے شاہی لنگر میں بھی نہیں مل سکتی۔

بادشاہوں کا برکت حاصل کرنا

مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعویٰ سے قریباً بیس برس پیشتر کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض احباب کے اصرار پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ کرنے کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے۔ مگر مولوی صاحب کے خیالات سن کر ان میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہ پاکر آپؑ نے محض للہ بحث کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ اسی رات اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر الہام اور مخاطبت کی۔ ترک بحث کے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۹)

اس پر عظمت ربانی بشارت پر معاندین احمدیت نے بعینہ خوب مذاق اڑایا جس طرح غزوۂ خندق کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی حالت میں قیصر و کسریٰ کے محلات دکھائی دینے پر دشمنانِ اسلام نے بھوک اور پیاس کی شدت سے نڈھال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذاق اڑایا تھا۔ مگر جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آسمانی بشارت اپنے وقت پر کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی اس پر عظمت پیشگوئی کا پہلا حیرت انگیز ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہد خلافت کے آغاز میں اس طرح ہوا کہ جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے صدر جناب عمارا احمد سنگھاٹے ملک کے پہلے قائم مقام گورنر جنرل مقرر ہوئے اور سربراہ مملکت کی حیثیت میں خود ان کی اپنی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انہیں حضورؑ کے مقدس پارچات کا تبرک ارسال فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ اس خدائی بشارت کا عظیم الشان ظہور جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ ۱۹۸۷ء کے مبارک موقع پر ہوا۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے افریقہ کے دو نو احمدی بادشاہوں کو حضرت اقدسؑ کے مقدس کپڑوں کا تبرک عطا فرمایا۔ اور یوں دنیا نے بچشم خود احمدیت کی پہلی صدی میں اس عظیم الشان آسمانی نشان کو انتہائی شان و شوکت کے ساتھ دو مرتبہ پورا ہوتے دیکھا۔ بے شک زندہ خدا کی شان یہی ہے کہ ؂

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

نصرت مالی کی پیشگوئی

احباب کرام! اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے مقدس آسمانی مشن کی تکمیل کے لئے عظیم الشان بشارتیں عطا فرمائیں وہاں ابتدائی ناسازگار حالات میں آپ اور آپؑ کی جماعت کو مالی نصرت دیئے جانے کے بھی اہم بشارات وعدے عطا فرمائے۔ آپؑ کے خاندان کی بہت سی آمدنیاں چونکہ آپ کے والد صاحب حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی تک ہی محدود تھیں۔ اس لئے جب آپؑ کو الہام الٰہی "والسماء والطارق" کے ذریعہ اپنے والد کی بہت جلد وفات ہو جانے کی خبر ملی تو بشری تقاضا کے تحت اچانک آپؑ کے دل میں والد صاحب کی زندگی سے وابستہ تمام آمدنیوں کے یکلخت بند ہو جانے اور جائیداد کا بیشتر حصہ شرکاء کے ہاتھوں میں چلے جانے کا خیال پیدا ہوا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ آپؑ پر یہ پر شوکت الہام نازل ہوا کہ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟

پھر جب آپؑ کی عملی زندگی کا آغاز ہوا تو حضورؑ کو اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "براہین احمدیہ" کی طباعت اور ہر روز کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کے سلسلہ میں فکر دامن گیر ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی پیار بھرے الفاظ میں تسلی دیتے ہوئے یہ بشارت دی کہ:- ینصرک اللّٰہ من عندہٖ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

(تذکرہ صفحہ ۵۰)

یعنی خدا اپنی جناب سے تیری مدد کرے گا۔ اور وہ لوگ بھی تیری مدد پر کمربستہ ہوں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔

ان عظیم الشان خدائی وعدوں کے عین مطابق جیسے جیسے سلسلہ کی ضروریات میں اضافہ ہوا ویسے ویسے مخلصین جماعت کی مالی وسعت اور جذبہ ایثار و قربانی بھی پروان چڑھتا گیا۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جماعتی چندوں کی کل رقم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت ۴۰۰۹۳۸ روپے تھی بتدریج بڑھنے لگی۔ اور بہت جلد صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ آمد و خرچ کا میزانیہ ہزاروں کے عدد سے نکل کر لاکھوں کے عدد کو چھونے لگا۔ اور جب ۱۹۵۳ء کے خونچکاں ہنگاموں کے بعد مجلس شوریٰ نے ۱۹۵۶-۵۷ء کے لئے پچیس لاکھ روپے پر مشتمل صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ کی منظوری دی تو مولانا عبدالرحیم اشرف، مدیر اخبار "المنبر" لائلپور جیسے اشد ترین مخالفین احمدیت بھی سراسیمہ ہو کر اور اپنی دلی بے چینی کا اظہار ان الفاظ میں کرنے پر مجبور ہوئے کہ:-

"جہاں ان (یعنی احمدیوں) کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف روس اور

امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائیسدان ربوہ آتے ہیں تو دوسری طرف ۱۹۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔"

(المنبر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

مخالفین احمدیت تو قریباً ۲۹ سال قبل صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے صرف پچیس لاکھ روپے کے آمد و خرچ کو دیکھ کر ہی مبہوت رہ گئے تھے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ۲۹ سال بعد جب احمدیت اپنے سفر زندگی کی پہلی صدی مکمل کر کے دوسری مبارک صدی میں قدم رکھ رہی ہوگی تو جماعت احمدیہ عالمگیر کے لازمی اور طوعی چندوں کا مجموعی بجٹ پچاس کروڑ روپے سے بھی تجاوز کر چکا ہوگا۔ اور معاندین احمدیت اس حقیقت کا کھلم کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہو چکے ہوں گے کہ:-

"قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے، اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں"

(رسالہ ختم نبوت کراچی ۱۴ مئی ۱۹۹۰ء)

کمال علم و معرفت کی پیشگوئی

پھر اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے برگزیدہ مامور کو نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت عطا کئے جانے کی خوشخبری عطا فرمائی وہاں ۶ مارچ ۱۹۰۶ء کو یہ بشارت بھی دی کہ:-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۱)

نیز فرمایا:-

"وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ پر رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔"

آج اس عظیم الشان پیشگوئی کو شائع ہوئے ٹھیک ایک سو سال ہونے کو آئے ہیں اور اس عرصہ میں ہزارہا سعید روحیں صدق دل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہوئیں۔ اور انہوں نے اپنی خداداد قوتوں اور فنی و علمی قابلیتوں سے دنیا کو فیض یاب کیا۔ ان ہی سعید روحوں میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود گرامی بھی تھا جنہوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت علمی قابلیت اور قانونی مہارت سے برصغیر ہند و پاک ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کو فائدہ پہنچایا۔ ان ہی سعید روحوں میں سے نامور احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا قابل فخر وجود بھی ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے مسیح محمدی کے فیضان کے طفیل سائنس کے اعلیٰ ترین اعزاز نوبل پرائز سے نوازا۔ مزید برآں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان علم کلام اور آپ کے روحانی فیض و برکت کے طفیل جماعت احمدیہ میں حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ اور حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ جیسے مفسر۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب اور عبدالسلام صاحب میڈسن جیسے مترجم قرآن۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ جیسے شارحین حدیث۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد جیسے مورخ۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ حضرت میر قاسم علی صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جیسے متکلم۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مرحوم فقیہہ۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب جیسے ماہر نفسیات و فلسفہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جیسے ماہر اقتصادیات، حضرت مفتی محمد صادق صاحب مہاشہ فضل عمر صاحب پروفیسر ناصر الدین عبداللہ صاحب گیانی واحد حسین صاحب، گیانی عباداللہ صاحب اور شیخ عبدالقادر صاحب جیسے بلند پایہ ادیب۔ شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی جیسے اردو مترجم۔ اور حضرت شیخ محمد الدین صاحب مظہر جیسے ماہر السنۂ عالم وغیرہ بیشمار علمی شخصیتیں پیدا ہوئیں۔ آسمان احمدیت پر ستاروں کی مانند چمکنے والے یہ سب مایہ ناز سپوت یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔

غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم

حاضرین کرام! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی پہلی غرض ہی یہ تھی کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا جائے۔ اس بابرکت آسمانی مہم کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں غیب سے سامان کئے وہاں اپنے برگزیدہ مامور کو یہ عظیم الشان خوشخبری بھی عطا فرمائی کہ:-

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ کبھی ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے، بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے۔ اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(الاشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

انتہائی بے سروسامانی اور کس مپرسی کے عالم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی یہ عظیم الشان بشارت کس شان کے ساتھ پوری ہوئی؟ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے تجدید و احیاء دین کی جو صدا بلند ہوئی تھی وہ آج دنیا کے گوشے گوشے میں گونج رہی ہے اور مخلصین جماعت کی بے مثال قربانیوں کے نتیجہ میں:-

● اب تک دنیا بھر میں گیارہ سو سے زائد پر شوکت احمدیہ مساجد کی تعمیر کی جا چکی ہے۔ اور مولانا نیاز محمد خان صاحب نیاز فتحپوری کے بقول:-

"جب قادیان اور ربوہ سے صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ، افریقہ اور ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں کی مسجدوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔"

(ماہنامہ نگار ستمبر ۱۹۶۰ء)

● ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وقف زندگی کی تحریک کئے جانے پر قادیان اور ہندوستان کی بعض جماعتوں کے ۱۳ مخلصین کو لبیک کہنے کی سعادت ملی تھی۔ جبکہ آج دنیا بھر میں قائم جماعت احمدیہ کے ۷۰۰ سے زائد فعال تبلیغی مراکز میں ۶۴۴ مرکزی و مقامی مبلغین اور معلمین تبلیغ و اشاعت دین کی مہم سر کرنے میں دن رات سرگرم عمل ہیں۔ جبکہ نئی صدی میں دنیا کی خدمت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف نو" کے تحت اب تک ۱۷۲۶ بچے وقف کئے جا چکے ہیں۔

● صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے شایان شان مرتب کئے گئے پروگرام کے تحت اب تک ۲۷ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم، ۱۱۵ زبانوں میں منتخب آیات قرآن، ۱۱۳ زبانوں میں منتخب احادیث، منتخب اور ۱۰ زبانوں میں انتخاب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیور طبع سے آراستہ ہو کر دنیا بھر کی جوبلی نمائشوں میں آویزاں کئے جا چکے ہیں۔

● حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اس منشاء گرامی کو پورا کرنے کے لئے کہ آئندہ چند سالوں میں دنیا بھر کے بڑے بڑے ہوٹلوں اور اہم لائبریریوں میں قرآن کریم کے کم از کم دس لاکھ نسخے رکھوائے جائیں۔ اب تک ۵ لاکھ سے زائد نسخے رکھوانے کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

● نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت اہل افریقہ کی بے لوث طبی اور تعلیمی خدمت بجا لانے کے لئے اب تک ان ممالک میں ۱۷۰ سے زائد ہائر سیکنڈری و پرائمری سکول اور ۲۶ ہسپتال کھولے جا چکے ہیں۔ جماعت کے ان ہسپتالوں کا سال گزشتہ کا بجٹ بارہ کروڑ ستاون روپیہ تھا

اوران سے ۱۹,۵۰۰,۸۲ روپے کی آمد ہوئی جوان ہی ممالک کی فلاح و بہبود پر خرچ کی گئی۔

● ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جماعتی لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ اس وقت مختلف زبانوں میں ۲۰ سے زائد جماعتی اخبارات اور رسائل بھی جاری ہیں جو اپنے اپنے دائرے میں تبلیغ و اشاعت دین کا فریضہ بجالا رہے ہیں۔

احباب کرام! گزشتہ ایک صدی پر پھیلی ہوئی یہ اُن جلیل القدر اسلامی خدمات کا ایک نا تمام اور مجمل سا خاکہ ہے جن سے جماعت احمدیہ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے عہدہ برآ ہونے کی سعادت ملی ہے۔ جس کے لئے ہم سب کو اپنے مولا کا شکر گزار ہونا چاہیئے جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس صدی کے پہلے خطبہ جمعہ میں افراد جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ:-

گزشتہ صدی نے ہم پر اتنے احسانات کی بارشیں برسائیں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمتوں کے نشان ہم نے نازل ہوتے دیکھے! اتنے عظیم خطرات سے خدا تعالیٰ نے جماعت کو محفوظ اس طرح نکالا جس طرح محبت کرنے والے دو بازوؤں میں سمیٹ لیا گیا ہو اور بسا اوقات ایسے سخت وقت آئے کہ خطرہ تھا کہ بعض طاقتوں سے جماعت کی صف لپیٹ دی جائیگی۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت نے حیرت انگیز جلوے دکھائے ......

پس اس صدی کو شکر کی صدی بنانا ہے اور خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنے اور احسانات کو پہچاننے کی صدی بنانا ہے۔"
(ہفت روزہ بدر ۲۰/۲۷ اپریل ۱۹۸۹ء)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو عباد شکور بننے اور نئی صدی کے تقاضوں کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(ختم شد)

اصلاح وارشاد کے بابرکت آسمانی منصوبہ "وقف جدید" کے تحت

ہر فرد جماعت کیلئے خدمت دین کا زرّیں موقعہ

مقدس خلفائے جماعت احمدیہ نے ہمیں اصلاح وارشاد کے بابرکت آسمانی منصوبے "وقف جدید" کی اہمیت سے وقتاً فوقتاً آگاہ فرمایا ہے۔ (اس بارہ) میں چند اقتباسات بغرض یاد دہانی تحریر ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"اگر ہماری جماعت ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا ..... اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں ... بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری آواز پہنچ جائے۔" (الفضل ۱۱ر جنوری ۵۸ء)

نیز فرمایا:-

"نوجوان اپنی زندگیاں وقف جدید کیلئے وقف کریں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں اور حضرت معین الدین چشتی، حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت اسمٰعیل شہید رحمہم اجمعین جیسے اولیاء و صوفیا کے نقش قدم پر چلیں اور روحانی طور پر ویرانوں کو آباد کریں مسلمانوں کو تعلیم دیں قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگردوں کو تیار کر کے دُور مقامات پر پھیلائیں اور نور اسلام کو پھیلائیں۔"

(الفضل ۶ر فروری ۱۹۵۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس سکیم کی اہمیت ہر فرد جماعت پر کس قدر پر شوکت الفاظ میں آشکار فرمائی ہے فرماتے ہیں:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک (وقف جدید) ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا ..... خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اُتاریگا۔" (الفضل ۷ر جنوری ۵۸ء)

وقف جدید کے اغراض و مقاصد

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"اگر جماعت احمدیہ ساری اپنا فرض ادا کرے اور وہ دوسروں میں جوش پیدا کرے تو تھوڑے عرصہ میں ہی دنیا میں صرف احمدی ہی احمدی ہوں۔" (الفضل ۱۱ر جنوری ۵۸ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک وقف جدید کا دروازہ ہے اور وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے۔"

(۲)۔ جماعتیں پکار رہی ہیں کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں واقفین دو۔ چند ماہ کی ٹریننگ کے بعد بھی معلمین کو جماعتوں میں بھجوایا جا سکتا ہے۔"

(الفضل ۱/۶۶ ۱۳)

(۳) ریٹائرڈ افراد بھی جن کی صحتیں اچھی ہوں اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔

(الفضل ۲/۶۸ ۴)

(۴)۔ وقف عارضی میں طلباء سے بھی کام لیا جا سکتا ہے (الفضل ۱۲/۶۹ ۲۵)

"معلمین کیسے ہوں"

(۵)۔ (ایسے) معلمین چاہئیں جو سمجھدار۔ دعا کرنے والے تکالیف برداشت کرنے والے ہوں۔ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور اس کے عشق میں سرشار ہوں (اور) ایسے معلمین نہیں چاہئیں جو سمجھیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ان کا ٹھکانہ نہیں چلو وقف جدید میں جاکر معلم بن جائیں۔" (الفضل ۱/۶۷ ۴ و ۱۱/۶۷ ۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"یہ بہت عظیم الشان خدمت ہے جو وقف جدید نے سر انجام دی ہے اور دے رہے ہیں۔ اس کے لئے ...... واقفین کی بہت ضرورت ہے اور عارضی واقفین کی بھی۔ (بدر ۱/۸۴ ۲۱ و ۳/۸۴ ۲۲)

خلفاء عظام کے مندرجہ بالا بصیرت افروز ارشادات کی روشنی میں جملہ مبلغین، معلمین اور عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ واقفین (باقی کالم ۱-۲ پر)

(بقیہ خدمت دین کا زرّیں موقعہ)

و عارضی واقفین کی پوری رہنمائی فرماکر انہیں تحریک و ترغیب کے ذریعہ پوری طرح تیار کریں تا وہ اپنے حالات کے مطابق ان تحریکات میں حصہ لے سکیں۔ وقف عارضی کی تحریک جماعت کے صاحب استطاعت مخلصین کے لئے ہے جو اپنے اخراجات پر کم از کم ایک ہفتہ سے چھ ہفتہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ انہیں اپنے کرایہ اور خورد و نوش وغیرہ کا بوجھ خود برداشت کرنا ہوگا۔ اس کار خیر میں حصہ لینا ان کے اور جماعت کے لئے سراسر خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ یہ وقف زندگی کی لذت سے فیضیاب ہونے کا تمام افراد جماعت کے لئے نادر موقعہ ہے۔

عہدیداران کرام ایسے واقفین عارضی کے اسماء کوائف، پتہ جات ان کی قابلیت و حالات اپنی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں بھجوائیں تاکہ ان سے حسب حالات و ضرورت کام لیا جا سکے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم جملہ معاونین پر اپنا عظیم فضل فرمائے آمین۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

مکرم اسلم خان صاحب ابن مکرم حیدر خان صاحب بھدرواہ (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۔۔۔ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم حیدر خان صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالغفار صاحب گنائی مرحوم کا نواسہ ہے احباب جماعت و درویشان کرام سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ اسلم خان صاحب نے اس خوشی میں اعانت میں دس روپے جمع کروائے ہیں۔

(خاکسار محمد اکرم گجراتی کارکن دفتر بیت المال آمد قادیان)

"سوچو"

میرے وطن کے ساتھیو
اس سرزمیں کے باسیو
اس وطن کی چاہ میں
جدوجہد کی راہ میں
ہم بھی تمہارے ساتھ تھے
مصروف صبح و رات تھے
اولاد کی اور آن تھی
قربانی دی تھی جان کی
وہ اتحاد کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

نعرہ جب بلند ہوا
تقسیم سارا ہند ہوا
کلمہ کی شان نکھر گئی
دشمن کی صف بکھر گئی
وطن عزیز پا لیا
سب کو گلے لگا لیا
وقت وہ بیتا گیا
دلوں کو جو ہلا گیا
جو راز تھا وہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

وطن یہ جب سنبھل گیا
خطرہ کا وقت ٹل گیا
پھر آمر اک کھڑا ہوا
کینہ سے وہ بھرا ہوا
مُلّاں کے ساتھ جا ملا
عقدہ ہے جس سے یہ کھلا
نفرت کی آگ لگ گئی
وحدت کی چھاؤں ڈھل گئی
جو کچھ ہوا یہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

مُلّاں کے جھوٹے بول نے
طاقت کے بھوکے خواب نے
خود سر اسے بنا دیا
فرعون سے بڑھا دیا
قانون کیا بدل دیا
اسلام ہی بدل دیا
پھر جانتے ہو کیا ہوا
ظلم و ستم روا ہوا
عقل و خرد کو کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

تعلیم قرآں چھوڑ دی
تحریر کلمہ پھوڑ دی
دلوں سے یوں گھٹا دیا
ہاتھوں سے خود مٹا دیا
مسجد کو بھی گرا دیا
مشرک کو بھی بڑھا دیا
تم نے بڑا ستم کیا
اسلام پر ظلم کیا
مسلم جو تھا وہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

آمر نے ساز باز کی
کچھ یوں زباں دراز کی
ساجد کے دل دہل گئے
تلک کے پر بھی جل گئے
الٰہی غضب نے آ لیا
بویا تھا جو وہ پا لیا
باقی نہ اس کا کچھ رہا
عبرت کا اک نشاں رہا
مغرور کا یہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

نہ کلمہ گو کی آن ہی
محفوظ نہ اس کی جان ہی
مسلم کا جو شعار تھا
اسلام کا حصار تھا
وہ نقش سارے مٹ گئے
وہم و گماں میں بٹ گئے
حرص و ہوا میں گھر گئے
تحت الثریٰ میں گر گئے
انسانیت کو کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

نسکا نہ سارا جل گیا
خود غرض دل بہل گیا
سکندری میں خوں بہا دیا
حیواں کا رخ دکھا دیا
یہ گشت و خون و لوٹ مار
لائے گا رنگ ایک بار
قہر خدا جب آئے گا
ہے کون جو بچا لے گا

خوف خدا کو کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

یہ آگ تیرے تن کی ہے
بغض و حسد جلن کی ہے
جس نے تجھے بھسم کیا
سب کب و [illegible] ختم کیا
تم کیا ہمیں جلاؤ گے
کیا آگ سے ڈراؤ گے
یہ آگ تو غلام ہے
غلام کی غلام ہے
اس آگ سے یہ کیا ہوا
سوچو ذرا یہ کیا ہوا

کلیم اللہ خان۔ امریکا ابن پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ

نہ پوچھ ہجر کے ماروں سے اُن کی کیسی عید؟

گزر ہو تیرا صبا جب درِ حبیباں سے
تو عرض اتنی سی کرنا شہِ غریباں سے
کہ اب کے عید بہت بے قرار گزری ہے
پلٹ پلٹ کے گئی، بار بار گزری ہے

ڈھلی نہیں ہے قیامت کی یہ گھڑی ابتک
کماں ہلال کی گردوں پہ ہے کڑی ابتک
نہ پوچھ ہجر کے ماروں سے انکی کیسی عید؟
دلِ خراب کی ضد ہے کہ ایسی تیسی عید

"نہ گل کھلے ہیں نہ اُن سے ملے نہ مے پی ہے"
یہ کیا خوشی ہے کہ برسات اشکوں کی ہے
کبھی سنی تھی نہ دیکھی تھی آج جیسی عید
دلِ خراب کی ضد ہے کہ ایسی تیسی عید

وہ چاہتیں کہ فدا تھیں خدائیاں جن پر
وہ قربتیں، تھیں تصدق جدائیاں جن پر
تلاش میں ہے نگاہوں کی اب بھی ویسی عید
دلِ خراب کی ضد ہے کہ ایسی تیسی عید

رفیق بھی ہیں ملاقی رقیب سے اپنے
ہیں ایک ہم کہ جدا ہیں حبیب سے اپنے
خدا کبھی نہ دکھائے کسی کو ایسی عید!
نہ پوچھ ہجر کے ماروں سے انکی کیسی عید؟

(ایچ۔ آر۔ ساحر U.S.A)

پانچواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان

لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۹۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تک لجنات بھارت کی طرف سے نمائندگان کے آنے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ براہ مہربانی لجنات اطلاع بھجوائیں کہ ان کی لجنہ سے کون کون سا نمائندہ اجتماع میں شرکت کر رہا ہے۔ نیز پروگرام میں شامل ہونے کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ و ناصرات کو تیاری کے ساتھ بھجوائیں۔ اور قبل از وقت اطلاع دفتر لجنہ بھارت کو بھجوائیں۔ چندہ اجتماع بجٹ کے مطابق مکمل کر کے ماہ ستمبر کے شروع تک بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

سندھ کے ایک مربی سلسلہ کی سرگزشت

گذشتہ دنوں سندھ میں ڈاکوؤں نے ہمارے ایک مربی مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کو اغواء کر لیا ان کے چنگل سے رہائی کے بعد وہ اپنی داستان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ——— (قائم مقام ایڈیٹر)

۱۰ اپریل بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ہم نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد مسجد سے باہر نکلے تو وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ یہاں قریبی گاؤں میں ایک لڑکے کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ کچھ کریں۔ میں چھ سات خدام کے ہمراہ اُن کے ساتھ چلا گیا۔ وہ لڑکا جسے سانپ نے ڈسا تھا وہ ابھی بہت تکلیف میں تھا۔ میں نے دم کر کے اُسے پانی پلایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کچھ پیسے مجھے دینے کی کوشش کی تو میں نے کہا کہ ہم احمدی ہیں اور قرآن کی قیمت نہیں لیتے۔ اس لڑکے کی شفا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوئی ہے۔ پھر ہم وہاں سے واپس گوٹھ گابرمن آ گئے۔ اُس وقت رات کے تقریباً ساڑھے دس بجے کا ٹائم ہوگا۔ میں اور چند احباب مربی ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت بائیس ۲۲ ڈاکو گاؤں میں داخل ہوئے اُن میں سے کچھ دیوار پھلانگ کر ہدایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حسن باڑہ کے گھر میں داخل ہو گئے اور وہاں سے قیمتی سامان سونا کپڑے وغیرہ اُٹھا لئے اور اس کے ساتھ ہدایت اللہ صاحب کے دو لڑکوں کو بھی زبردستی اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ کچھ ڈاکو مربی ہاؤس میں داخل ہوئے اور ہدایت اللہ صاحب کے ایک لڑکے کو جو وہاں بیٹھا تھا زبردستی اُٹھا کر لے گئے اور یہاں سے دو عدد ٹیپ ریکارڈر اُٹھا لئے اور ہمارے پاس جو گھڑیاں اور نقدی تھی وہ چھین لی۔ اور پھر مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کو کہا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ تم قادیانی (احمدی) مولوی ہو اور تم لوگوں کو دین سے پھراتے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے اور پھر دوسرے یہ کہ تم پنجابی ہو اس لئے ہم تمہیں گولی مار دیں گے۔ ڈاکو چونکہ پوری طرح ہتھیاروں سے لیس تھے اور اکثر کے پاس کلاشنکوفیں تھیں۔ اور ہم خالی ہاتھ تھے اس لئے ہم میں سے کوئی بھی مزاحمت نہ کر سکا۔

جب ڈاکو مجھے لے کر چلنے لگے تو میں نے کہا کہ ٹھہرو دُعا کر لیں۔ اس کے بعد میں اور ہدایت اللہ صاحب کے تینوں لڑکے اُن کے ساتھ چل پڑے دو تین میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد انہوں نے ہدایت اللہ صاحب کے بڑے لڑکے کو چھوڑ دیا اور مجھے اور باقی دونوں لڑکوں کو جن کی عمریں ۱۷ اور ۱۵ سال ہیں لے کر دریائے سندھ کے جنگلات کی طرف چل پڑے۔

ساری رات وہ ہمیں پیدل چلاتے رہے راستے میں ڈاکوؤں نے پندرہ بیس کلو وزن کا گولیوں کا ایک تھیلا مجھے اُٹھانے کو کہا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا تھیلا کم و بیش اتنے ہی وزن کا مجھے اور دے دیا۔ میں نے دونوں کندھوں پر ایک ایک تھیلا لٹکا لیا۔ راستے میں وہ کبھی مجھ پر تشدد کرتے اور کبھی گالیاں دیتے اور کبھی قسمیں کھاتے کہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ میرے ساتھی دونوں لڑکوں کو نہ تو اُنہوں نے گالیاں دیں اور نہ ہی تشدد کیا اور انہیں ڈاکو یہ کہتے کہ تم ہمارے سندھی بھائی ہو اس لئے ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہاں پنجابی کو مار دیں گے۔ رات گیارہ بجے سے لے کر صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے تک ہم مسلسل پیدل چلتے رہے۔ اس دوران میں مسلسل دُعائیں کرتا رہا اور اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی تسلی دیتا رہا۔ وہاں پہنچ کر ڈاکوؤں نے مجھے کوئی خاص جسمانی تکلیف تو نہ دی لیکن ذہنی طور پر وہ مجھے ٹارچر کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے غیر معمولی صبر اور حوصلہ بخشا اور مجھ پر پُرسکون کیفیت طاری کر دی۔ وہاں جنگل میں انہوں نے مجھے کہا کہ اب اپنی جماعت والوں کو خط لکھو کہ وہ دس لاکھ یا پانچ لاکھ روپیہ تاوان ادا کر کے تمہیں آزاد کروائیں۔ اور ڈاکو بار بار کہتے کہ ہمیں پتہ ہے کہ تمہاری اپنی جماعت میں بڑی اہمیت ہے وہ مطلوبہ رقم ادا کر کے تمہیں چھڑا لیں گے۔ لیکن میں نے جواب دیا کہ نہیں میں تو جماعت کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ پھر ہم تمہیں گولی مار دیں گے۔ میں نے کہا کہ گولی مارنی ہے تو بے شک مار دو۔ میرے مرنے سے جماعت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میرے جیسے یا مجھ سے بہت بہتر آدمی جماعت کے پاس موجود ہیں وہ میری جگہ پُر کریں گے۔

وہ بار بار مجھے گولی مار دینے کی دھمکی دیتے اور کئی دفعہ رائفل تان کر کھڑے ہو جاتے۔ میں اُن سے کہتا کہ زندگی اور موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا کی یہی مرضی ہے کہ میں نے آپ لوگوں کے ہاتھوں مرنا ہے تو پھر مجھے دُنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی لیکن اگر خدا کو میری زندگی منظور ہے تو پھر تم لوگ مجھے نہیں مار سکتے۔ اس پر ڈاکو کہتے کہ ہاں زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر میں نے اُنہیں کہا کہ پھر مجھے آپ لوگوں سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ بھی تو ہمارے جیسے انسان ہی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کے پاس اسلحہ ہے اور ہم نہتے ہیں لیکن ہمارے پاس دُعا کا ہتھیار ہے۔ اور میرے سینے میں قرآن کا علم ہے۔ اس پر ڈاکو کہنے لگے کہ ہمارے ہتھیار قرآن کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ پہلے دو دن تو سختی کے گذرے لیکن پھر ایسا اتفاق ہوا ایک ڈاکو کو جنگل میں شہد کی مکھیوں نے کاٹ کھایا۔ وہ بڑی تکلیف میں میرے پاس آیا۔ میں نے دم کر کے اُسے پانی پلایا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد ڈاکوؤں نے میری عزت کرنی شروع کر دی۔ اور وہ ڈاکو جنہوں نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی میرے پاؤں پر ہاتھ رکھتے اور کہتے کہ ہمیں معاف کر دو۔

اس کے بعد ڈاکوؤں سے احمدیت کے متعلق باتیں ہوئیں اور انہوں نے مختلف قسم کے سوالات کئے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے جس قدر مجھے توفیق دی میں نے ڈاکوؤں تک احمدیت کا پیغام پہنچا دیا۔ اور جماعت کے متعلق جو اُن کے دلوں میں غلط فہمیاں تھیں اُنہیں دُور کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی۔

انہوں نے جو عام سوالات کئے وہ یہی تھے کہ ہم نے سُنا ہے کہ احمدیوں کی نماز، کلمہ قرآن وغیرہ دوسرے مسلمانوں سے الگ ہیں۔ اور یہ کہ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دینے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی جس سے کافی ڈاکو مطمئن ہو گئے۔ اور چار ڈاکو ایسے تھے جنہوں نے دوسرے ڈاکوؤں سے الگ ہو کر مجھ سے وعدہ کیا کہ ہم یہ کام چھوڑ دیں گے اور یہ کہ ہم یہاں سے نکل کر باعزت زندگی گذارنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ کام جو ہم کرتے ہیں یہ ظلم ہے۔ اُن میں سے ایک نے بڑی تاکید کی تھی کہ جب اپنے حضرت صاحب کو خط لکھو تو میرے لئے دُعا کے لئے ضرور عرض کرنا۔ دُعا کریں کہ جو ڈاکو نیک فطرت ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں سیدھے راستے کی طرف لائے اور جو ظالم ہیں اُن کے ظلم سے لوگوں کو نجات بخشے۔

ڈاکوؤں کا ایک سردار تھا جس کی وہ بے حد عزت کرتے تھے اور اُس کا ہر حکم مانتے تھے۔ ڈاکوؤں کا یہ سردار سکھر جیل سے بھاگنے والوں میں سے تھا۔ اُس نے ہمارے اسیران راہِ مولیٰ سکھر والوں کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بم کیس میں تھے اور انہوں نے مسجد شہید کی تھی۔ میں نے کہا کہ نہیں یہ جھوٹا الزام ہے۔ وہ لوگ مجرم نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر وہ مجرم ہوتے تو جب آپ لوگ جیل توڑ کر بھاگے ہیں تو اُن کے لئے بھی موقعہ تھا بھاگنے کا۔ لیکن اُن کا وہاں بیٹھے رہنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اُن پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ لیکن وہ تیز ہو گیا اور کہنے لگا کہ "تم لوگ تبلیغ کرتے ہو۔ اور اتنی تبلیغ کرتے ہو کہ مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں پورے ملک کو قادیانی (احمدی) نہ بنا لو۔ جس طرح تم لوگ تبلیغ کرتے ہو اس طرح تو پورا ملک قادیانی (احمدی) ہو جائے گا۔ بلکہ مجھے یہاں تک ڈر ہے کہ کہیں تم لوگ مجھے بھی قادیانی نہ بنا لو۔"

میں نے کہا کہ ہم زبردستی کسی کو احمدی

نہیں بناتے۔ صرف پیار محبت سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ جس کا دل چاہے مانے جس کا دل چاہے نہ مانے۔ اس پر اس نے کہا کہ دوسرے لوگ بے شک احمدی ہو جائیں لیکن میں کبھی بھی احمدی نہیں ہوں گا۔ اور سنو! تم پنجابی ہو اور پنجاب سے آکر یہاں سندھ میں تبلیغ کرتے ہو۔ اس لئے اگر ہم نہیں چھوڑ دیں تو دوبارہ سندھ نہ آنا۔ ورنہ اگر ہم نے دوسری دفعہ تمہیں اٹھایا تو ضرور گولی مار دیں گے۔ میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

ہم دس دن تک ڈاکوؤں کے پاس رہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہے کہ ایک طرف اس نے اکثر ڈاکوؤں کے دل میں رحم ڈال دیا اور انہوں نے ہمیں کوئی جسمانی تکلیف نہیں دی اور دوسری طرف وہ غیر احمدی جو جماعت کے مخالف تھے انہوں نے ہماری رہائی کے لئے مختلف ذرائع سے ڈاکوؤں پر دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ اس موقع پر میں خصوصاً محترم اللہ وسایا صاحب مسن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو اپنی قوم مسن کے سردار ہیں اور برادری میں ہدایت اللہ صاحب مسن کے رشتہ دار ہیں۔ انہوں نے ہماری رہائی کے لئے بہت بھاگ دوڑ کی۔ اور مختلف قسم کے لوگوں سے مل کر ڈاکوؤں سے رابطہ قائم کیا اور ہر طرح سے ڈاکوؤں پر دباؤ ڈالا کہ یہ ہمارے آدمی ہیں۔ اگر تم انہیں نہیں چھوڑو گے تو تم اور ہماری قوم تمہارے مقابلہ لڑائی کرے گی۔ اسی طرح محترم اللہ وسایا صاحب نے دن رات ایک کر کے ہماری رہائی کے لئے مختلف ذرائع سے کام لیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم اللہ وسایا صاحب مسن اور دیگر احباب جنہوں نے ہماری مدد کی انہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

ڈاکوؤں کے پاس ایک اور قابل ذکر واقعہ پیش آیا۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ احمدیت کی سچائی کا کیا نشان ہے۔ میں نے کہا کہ نشانات تو ہزاروں۔ لاکھوں ہیں لیکن آپ کے سامنے اس وقت میں موجود ہوں۔ آپ اپنے بڑے سے بڑے عالم دین کو لے آئیں اگر وہ دلیل سے مجھے جھوٹا ثابت کر دے تو بڑی سے بڑی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ یا اگر آپ مزید کھلا نشان دیکھنا چاہتے ہیں تو بھی اپنے کسی مولوی کو لے آئیں اور دو خطرناک زہریلے سانپ لے آئیں۔ ایک سانپ مجھ پر چھوڑ دیں اور ایک اپنے مولوی پر۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ میری طرف آنے والا سانپ مجھے نہیں ڈسے گا بلکہ بھاگ جائے گا۔ جب کہ مولوی پر چھوڑا جانے والا سانپ اسے کاٹ کھائے گا۔ اگر آپ میری بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں تو تجربہ کر کے دیکھیں۔ اس پر ڈاکو خاموش ہو گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے کہ یہ تو کوئی درویش قسم کا انسان ہے اور اس کی باتیں غیر معمولی ہیں۔ اور یہ کہ ہم نے غلطی کی ہے اس شخص کو نہیں لانا چاہئے تھا۔ کیونکہ جب سے ہم اسے لے آئے ہیں ہمیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ڈاکوؤں کو حضور کی نظم "دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو" اور حضرت مسیح موعودؑ کے متعدد اشعار سنائے جن کا ڈاکوؤں پر اثر ہوا۔

۲۰ اپریل بمطابق ۲۴ رمضان المبارک شام کے وقت ہم ڈاکوؤں کی حراست سے آزاد ہو کر تقریباً ساڑھے چھ بجے شام گاؤں گوٹھ کا برس پہنچے تو گاؤں کے ہر فرد چھوٹے بڑے احمدی غیر احمدی سب نے نہایت ہی پُرجوش اور پُرخلوص انداز میں ہمارا استقبال کیا۔ اور جب ہم ڈاکوؤں سے رخصت ہونے لگے تھے تو ڈاکو آبدیدہ ہو گئے تھے اور جب وہ مجھ سے آخری دفعہ ملے تو ان میں سے بعض کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب گاؤں پہنچے تو احمدی تو کیا غیر احمدی بھی مجھ سے معانقہ کرتے تھے تو ان کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ لیکن اس سارے واقعہ میں مجھ جیسے نالائق اور حقیر انسان کی کسی ذاتی خوبی کا دخل نہ تھا۔ بلکہ ساری جماعت اور خصوصاً حضرت صاحب کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے خود ہی سارے حالات تبدیل کر دیئے۔ کیونکہ جب ڈاکو ہمیں لے گئے تھے تو کم از کم میری واپسی کا تو ظاہری طور پر کوئی امکان نظر نہیں آرہا تھا کیونکہ ان کے نزدیک میں دوہرا مجرم تھا۔ ایک تو احمدی اور پھر پنجابی۔ اور آج کل سندھ میں خاص طور پر اندرون سندھ میں قوم پرستی اپنے عروج پر ہے اور سندھی قوم پرست جو کہ تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن وہ کسی دوسری قوم کو سندھ میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ شروع کے حالات کو دیکھتے ہوئے میں خود بھی یہ امید نہیں رکھتا تھا کہ میں زندہ واپس جاؤں گا۔ لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے مجھے غیر معمولی طور پر حوصلہ اور عظیم الشان صبر کی توفیق دی۔ اور اس نے خود ہی مجھے استقامت بخشی۔ اس وقت میں دعا بھی یہی کر رہا تھا کہ اے اللہ مجھے حوصلہ اور استقامت بخش۔ اور میرے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا ہی فضل و کرم ہے اور اسی کا دیا ہوا حوصلہ تھا کہ میں ان کے سامنے بالکل بے خوف ہو کر اپنی زندگی سے بے نیاز ہو کر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کی باتوں کا جواب دیتا رہا۔ اس دوران ڈاکوؤں نے کئی بار کہا کہ اپنی جماعت والوں کے نام خط لکھو کہ وہ تاوان ادا کر کے تمہیں آزاد کرا لیں۔ لیکن میں نے ہر دفعہ انکار کر دیا۔ اور اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آتی تھی کہ اس وقت میری معمولی سی لغزش بھی آئندہ جماعت کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس وقت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار تھا۔ لیکن اپنا اصول چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔ دس دن کے بعد جب ہم واپس یہاں پہنچے تو لوگ حیران ہو رہے تھے۔ اور یہاں کے لوگوں نے کہا کہ ڈاکو جس آدمی کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں اسے کم از کم ایک دو ماہ اپنے پاس رکھتے ہیں اور بڑا بھاری تاوان وصول کرتے ہیں جو لاکھوں میں ہوتا ہے یعنی پانچ لاکھ، دس لاکھ یا بیس لاکھ۔

اپنی رہائی کے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ یہ معجزانہ رنگ میں ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے۔

درخواست دعا

میامی امریکہ سے میرے ایک عزیز مکرم چوہدری منور احمد صاحب جو اخبار بدر اور رسالہ مشکوٰۃ کے معاونین میں سے ہیں اور جماعتی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں ان کا ۲۵، ۲۶ ستمبر کو فارمیسٹ لائسن کا فائنل امتحان ہے اس امتحان میں کامیابی کے لئے کم از کم ۷۵ فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ ہمارے اس مخلص عزیز کو مولیٰ کریم امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار سعید احمد درویش سابق ناظر امور عامہ قادیان

۲۔ میری نانی جان محترمہ عزیز النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد علی صاحب مرحوم مقیم ہری باؤلی حیدرآباد (اے۔پی) کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ڈاکٹروں نے ان کے گلے میں کینسر بتایا ہے۔ بیماری اور عمر کے ساتھ ساتھ ان کی بینائی بھی بہت کمزور ہو رہی ہے۔ پہلے تو ایک آنکھ سے نظر آنا بند ہوا لیکن اب دوسری آنکھ سے بھی بہت کم نظر آرہا ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت سے ان کی کامل صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد لقمان دہلوی قادیان

اعلانات نکاح

(۱):۔ خاکسار کے بھائی مکرم مبارک احمد شاہ ولد مکرم محمد علی شاہ صاحب مرحوم ساکن سیمڈاک محلہ ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ کا نکاح مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم شیخ زین العابدین صاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پچیس روپے حق مہر کے عوض۔

(۲):۔ اسی طرح خاکسار کے دوسرے بھائی مکرم عزیز احمد شاہ کا نکاح مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم شیخ رفیع احمد صاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پچیس روپے حق مہر کے عوض مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ کیرنگ نے بتاریخ ۲۷/۷/۹۰ء پڑھا۔

خاکسار نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں بطور شکرانہ مبلغ ۵۰/- روپے ادا کئے۔ قارئین بدر سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ گل محمد شاہ بھدرک (اڑیسہ)

گلدستہ درویشاں کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

از:- مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش قادیان

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب

آزاد کشمیر کے ضلع ہزارہ کے ایک دور افتادہ گاؤں سے ایک بے قرار روح اٹھی اور کشاں کشاں تلاش معاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ یہ ایک گاؤں تھا۔ ریل اور سڑک کی حدود سے دور جہاں پیدل چلتے ہوئے کئی گھاٹیوں کو عبور کرنا ہوتا تھا۔ ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈیوں پہ چلتے ہوئے کئی پہاڑی نالوں کو عبور کرتے ہوئے گاؤں کا نشان مل پاتا تھا ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے یہ نوجوان روح ایک لگن دل میں لئے ایک غیر شعوری جنت کے حصول کی خواہیں سینہ میں چھپائے بڑھتے ہوئے چلتے گرتے اور سنبھلتے ہوئے۔ آخر کاروباری لحاظ سے شہرت یافتہ صنعتی شہر سیالکوٹ میں وارد ہوئی۔

ایک ایسی ہی روح ریاست پونچھ کے علاقہ سے نکل کھڑی ہوئی انہیں اتنا معلوم تھا۔ کہ راجوری سے ایک پہاڑی نالہ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے۔ کئی میل پیدل سفر کرکے بعض پہاڑی۔ بلندیوں کو عبور کرنے کے بعد ایک مقام تھا اس کو پوڑی بھارک کہا جاتا تھا یہاں ایک نالہ بڑی تیزی سے بہتا تھا اس نالہ کے تیز چلتے ہوئے پانی کی طاقت سے فائدہ اٹھا کر ان کے چچا نے ایک کوہلو تگار رکھا تھا۔ والدین بچپن میں وفات پا چکے تھے یہ اس ماحول سے فرار ہوکر جانن جوکھوں کا سفر پیدل طے کرتے ہوئے سیالکوٹ پہنچے تھے۔ اور وہاں محنت مزدوری کرکے قوت حاصل کرنے لگ گئے۔ یہ دونوں بے قرار روحیں ایک روز باہم دیگر ہوئیں۔ تو اپنا اپنا دکھڑا ایک دوسرے کو سنایا۔ اور حالات میں یکسانی نے ان کو ایک دوسرے سے مانوس کردیا۔

ضلع ہزارہ سے آنے والی روح مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مرحوم تھے۔ اور ریاست پونچھ سے آنے والی روح مکرم بابا اللہ دتا صاحب مرحوم دونوں چند ماہ سیالکوٹ میں محنت مزدوری کرتے رہے اور یہیں پر ان کی ملاقات احمدی احباب سے بھی ہوتی رہی۔ اور جلسہ سالانہ کے قریب آنے کی وجہ سے احباب میں جلسہ پر آنے کے لئے پروگرام طے ہونے لگے ضلع سیالکوٹ میں خاصی تعداد میں احمدی جماعتیں تھیں۔ اور یہاں سے ریل کے ذریعہ آنے والے افراد کے علاوہ سائیکلوں پر۔ اور قافلہ کی صورت میں پیدل بھی احباب قادیان آیا کرتے تھے۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب بھی ایک قافلہ میں شامل ہوکر قادیان پہنچے یہ ۱۹۱۳ء کا جلسہ سالانہ تھا۔ اور مولوی صاحب کی عمر اس وقت ۱۶/۱۷ سال تھی۔ قادیان آکر کچھ عرصہ محنت مزدوری کرتے رہے پھر۔ ایک خوانچہ میں بعض اشیاء رکھ کر گلیوں میں پھر کر بیچا کرتے۔ اور آخر پر کسی بزرگ کے مشورہ پر پانفروشی کا دھندہ اختیار کرلیا اور احمدیہ چوک میں بیٹھ کر پان فروخت کیا کرتے۔ چند سالوں بعد احمدیہ چوک میں نئی دوکانیں تعمیر ہوئیں تو ایک دوکان کرایہ پر حاصل کرکے اس میں پانفروشی کا کام جاری رکھا اور وفات تک اسی دوکان میں کاروبار کرتے رہے ان کا پانفروشی کا کاروبار اس قدر چمکا کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں چالیس ہزار پان یومیہ تک ان کے پان فروخت ہو جایا کرتے ۱۹۴۷ء تک آپ کا یہی کاروبار رہا۔

جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ پگڑی باندھتے اور ڈاڑھی بھی رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر آپ کی دوکان مولوی عبدالواحد صاحب کی دوکان مشہور ہوگئی تھی۔ حاضر جواب تھے اور کسی سوال کے جواب میں۔ سوالیہ پہلا مصرع تصور کرتے ہوئے دوسرا مصرع موزون کر دیا کرتے تھے۔ تعلیم معمولی تھی۔ جس سے صرف اپنی دوکان کا حساب کتاب کرسکتے تھے۔ ۱۹۴۷ء سے قبل آپ نے شادی کی تھی۔ مگر نباہ نہیں ہوسکا علیحدگی ہوگئی اور ایک لمبا عرصہ قریب ۲۴/۲۵ سال آپ نے تجرد کی حالت میں گزارا اور پھر زمانہ درویشی میں مالابار میں شادی کی جس سے آپ کی دو بیٹیاں یادگار ہیں اہلیہ وفات پاچکی ہوئی ہیں۔ بچیاں شادی شدہ ہیں۔

۱۹۴۷ء میں آپ نے یہ خاص خدمت کی کہ ادھر ادھر گزرتے جہاں بھی مکانوں میں پڑی ہوئی ملتی آپ مزدوری خرچ کرکے اٹھوالاتے اور ایک ڈھیر گندم کا آپ نے محفوظ کرلیا۔ جو لنگر خانہ کی ضروریات میں کام آیا زمانہ درویشی میں بھی وہ خود اپنی دوکان سے آمد پیدا کرکے اپنا بوجھ آپ برداشت کرتے رہے۔ آزادی وطن کے بعد اس جگہ پانفروشی کا اچھا سکوپ نہیں رہا تھا۔ اس لئے آپ نے کریانہ کی دوکان کرلی تھی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی چلتی تھی۔ غیر از جماعت افراد بھی کثرت سے سودا خریدنے آتے تھے آخری سالوں میں کمزوری کے باعث کام زیادہ نہیں کرسکتے تھے۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کا گزارہ مقرر کر دیا ہوا تھا۔

مولوی عبدالواحد صاحب عہد کے پکے اور وفادار دوست تھے۔ بابا اللہ دتا صاحب کی وفات تک آپ نے اور بابا جی نے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ نمازوں کی بڑی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ اذان کی آواز سن کر نماز کے لئے دوکان بند کرکے چل پڑتے۔ تو کوئی گاہک آجاتا کہ مجھے فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ دے جائیے۔ تو آپ فرماتے کہ اگر مجھ سے ہی لے جانا ہے تو انتظار کرو میں نماز سے واپس آکر دونگا یا کسی دوسری دوکان سے لے جائیں۔ بعض اوقات کوئی دوست کہتا کہ ابھی تو نماز کھڑی ہونے میں دس منٹ باقی ہیں آپ سودا دیکر بھی جاسکتے ہیں۔ تو کہتے نہیں۔ یہ شیطان گاہک بھجواتا ہے کہ میں لالچ میں آکر نماز سے غافل ہو جاؤں اس لئے میں سودا نہیں دونگا۔

غریب پرور بھی تھے خیرات بھی کرتے تھے۔ بعض غرباء کو ادھار سودا دیا کرتے تھے جب وہ رقم ادا نہ کرسکتے تو دوسرے دوست مشورہ دیا کرتے کہ آپ ایسے لوگوں کو جو ادھار ادا نہ کرسکیں کیوں سودا دیتے ہیں۔ تو کہہ دیا کرتے کہ میں اس لئے دونگا کہ تا ان کے بال بچے فاقہ کشی کا شکار نہ ہو جائیں گھر جاتے ہوئے دوکان سے مٹھی بھر دانے وغیرہ جیب میں بھرے جاتے اور مرغیوں کو ڈال دیتے اور گھر میں کھانا کھاتے تو تھوڑی سی روٹی جیب میں ڈال لیتے اور دوکان پر آتے ہوئے رستہ میں کوئی کتا مل جاتا تو اس کو ڈال دیتے۔

ایک سال سے نقاہت آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔ اور کمر میں جھکاؤ بھی آگیا تھا۔ چند روز بیمار بھی رہے مگر۔ علاج معالجہ سے پھر کام کرنے کے قابل ہو جاتے رہے۔ آپ کے ربیب مکرم عبدالمومن صاحب جو آپ کے نہایت فرمانبردار ہیں نے اکثر کہا کہ آپ اب کام کرنا بند کردیں میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں مگر آپ نے خود کام کرنا زیادہ پسند فرمایا اور دوکان پر باقاعدگی سے جاتے رہے۔ اگست ۱۹۸۹ء میں کسی غرض سے بانس کی سیڑھی پر چڑھے غالباً کوئی کیل دیوار میں ٹھوکنا چاہتے تھے۔ سیڑھی پھسل گئی اور زمین پر گر کر چوٹ کھائی دوست احباب نے اٹھا کر گھر پہنچایا۔ قریب ۱۵ روز بستر پر رہے اور ۲۸ راگست ۸۹ء کو آپ کی روح دوست احباب بچوں اور پڑوسیوں کو سوگوار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی جنتوں کی طرف پرواز کر گئی۔

اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیہِ راجِعُون

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مرحوم کے اپنے کاغذات میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا مندرجہ ذیل شجرہ نسب ملا ہے۔ ساتویں پشت میں ان کے جد امجد میر سنگھو ہیں ذات راجپوت منہاس لکھا ہے۔ اور مقام رہائش گمرولہ شہر لکھا ہے۔ میں نے پتہ کیا ہے گمرولہ تین آوازوں سے عوام میں مشہور ہے بعض لوگ جمرولہ کہتے ہیں اور بعض جنڈولہ یہ ایک چھوٹا شہر ہے۔ جو ضلع پونچھ میں سندھی نالہ کے پہاڑی کے اس پار آباد ہے مولوی صاحب کے آباؤ اجداد کی رہائش شہر جموں لکھی ہے۔ ممکن ہے کہ کاروباری اغراض سے انہوں نے رہائش جموں رکھی ہو۔ اور پھر مولوی عبدالواحد صاحب کے والد شیخ عبداللہ جن کا اصل نام گلاب سنگھ تھا اسلام قبول کرنے کے بعد مخالفت کی وجہ سے دیگر خاندان سے الگ ہوکر ضلع ہزارہ میں جا بسے ہوں یہ بات درست ہو۔

(جد امجد میر سنگھو)

(۱) عبدالواحد صاحب (۲) شیخ عبداللہ (سابق گلاب سنگھ)

(۳) گلاب سنگھ ولد دیال سنگھ (۴) دیال سنگھ ولد ...

تحریک بیوت الحمد

صاحب ثروت اور صاحب استطاعت احباب سے خصوصی درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۲ء میں اس تحریک کا اعلان فرمایا تھا اس وقت شمع احمدیت کے پروانوں نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک کروڑ سے زائد کے وعدہ جات پیش کر دیئے تھے۔ جس کا اظہار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ لندن ۱۸ ستمبر ۱۹۸۷ء میں فرمایا کہ "بیوت الحمد میں ہماری کوشش ہے کہ ایک سو مکان غرباء کو یا ایسے دین کی خدمت کرنے والوں کو جن کو توفیق نہیں ہے اپنے مکان بنانے کی ان کو مکمل بنا کر پیش کریں۔ یہ تحریک چار سال پہلے پیش کی گئی تھی۔ اس وقت جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رد عمل دکھایا۔ اور کثرت سے اتنے وعدے موصول ہوئے کہ ہمارا خیال تھا کہ اگر اوسط سارے اخراجات ملا کر ایک لاکھ میں ایک مکان بنے تو ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور وعدے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کے آگئے۔ اس وقت جماعت کو تحریک دلانے کی خاطر دو تین سال کے بعد میں نے اپنا چندہ دگنا کر دیا تھا۔ ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ کر دیا تھا۔ تاکہ دو مکان اگر میں بنا کر دیتا ہوں تو جو صاحب توفیق ہیں وہ بھی اس معاملہ میں آگے قدم بڑھائیں۔ اب جب کہ جائزہ لیا ہے۔ تو ابھی بھی اور ضرورت ہے اس لئے میں اپنی طرف سے ایک اور مکان کا خرچ پیش کرتا ہوں اور جن دوستوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں یا جن جماعتوں کو توفیق ہے وہ ایک مکان کا خرچ بھیج سکیں۔ ان کو بھی اجازت ہے۔"

اس اہم تحریک کی طرف ہندوستان کی جماعتوں نے کما حقہٗ توجہ نہیں کی یا مرکز کی طرف سے کما حقہٗ تحریک نہیں ہو سکی۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک ہندوستان کی کسی جماعت سے یا کسی غیر احباب کی طرف سے باقاعدہ کوئی وعدہ مرکز میں موصول نہیں ہوا۔ البتہ جن احباب کے کانوں تک اس تحریک کی آواز پہنچی گئی وہ اپنے طور پر کچھ نہ کچھ رقم مرکز بھجوا رہے ہیں جس کی مجموعی میزان تیس ہزار روپے سے زائد نہیں ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں ایسے صاحب ثروت احباب موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل سے ایک مکان کا خرچ بآسانی دے سکتے ہیں۔ اور ایسی جماعتیں بھی موجود ہیں جو مل کر اپنی جماعت کی طرف سے ایک مکان کا خرچ دے سکتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جب اس سلسلہ میں مرکز سے رپورٹ طلب فرمائی تو دوبارہ اس تحریک کی طرف خصوصی توجہ دلانے کی ہدایت فرمائی ہے تاکہ ہندوستان کے غریب بے سروسامان خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احمدی بھائیوں کے لئے بھی اس تحریک کے ذریعہ مکانات کی سہولت دی جا سکے۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں اور صاحب ثروت احباب اس بابرکت تحریک پر دوبارہ توجہ فرمائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال میں سے اس غرض کے لئے بھی خصوصی حصہ نکالیں گے۔ اور نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست دعا۔ عزیز محمد الیاس ابن مکرم مبشر احمد صاحب آف اڑیسہ شدید پیٹ درد سے بیمار ہے ڈاکٹروں نے دہلی میں علاج کرانے کا مشورہ دیا ہے شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ارشاد نبویؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ ہر خرابی / برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے
محتاج دعا
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے
A Z MOHAMMAD. RAHMAT
PHONE C/O 393238/893518
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO
WHEELER MOTOR VEHICLES
45, B. BANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG BOMBAY-400008

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر:۔ ۶۲۹۴۴۳

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے خدمات حاصل کریں
احمدیہ پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر
نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان ۱۴۳۵۱۶
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHOWK QADIAN 143516

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
پنکش۔ باقی پولیس ۔ نیو کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبر:۔ 43-4226 5137 - 5206

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گول بازار - ربوہ - (پاکستان)
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے
جوب مفید اٹھرا ۲۵/- روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
تریاقِ معدہ ۸/- ۱۵/-
روشن کاجل
حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ - ربوہ (پاکستان)
فون :- دکان : ۶۴۹ رہائش : ۸۴۱

پروپرائیٹر :- حاجی شریف احمد حاجی حنیف احمد کامران

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
(دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

15 - SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360
74350

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں ، ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 / RESI.:- 6233389 } BOMBAY-400059

اِشفعوا تؤجروا
(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN:- TIMBER TEAK, POLES, SIZES,
FIRE WOOD,
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

کوئی میرا دشمن نہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بد عملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"
(روحانی خزائن جلد ۱۷ - اربعین نمبر ۱، صفحہ ۳۴۴)

طالبانِ دعا } محمد شفیق سہگل - محمد نعیم سہگل - محمد لقمان جہانگیر - مبشر احمد - ہارون احمد
پسران: مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم - کلکتہ

بھارت کے ڈاکٹروں کے لئے خوشخبری!

جدید ہومیو پیتھی یعنی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن (CURATIVE SYSTEM OF MEDICINE)
گزشتہ اکتیس ۳۱ سالوں میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر کی قیادت میں ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کی ریسرچ کو چار سو سے زیادہ مجرّب ادویات (SPECIFICS) کی صورت میں دنیائے طب (MEDICAL WORLD) کی خدمت میں پیش کر رہا ہے — ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ عام پڑھے لکھے لوگ بھی اِن ادویات سے کیوریٹو لٹریچر کی مدد سے استفادہ کر سکتے ہیں جو بذریعہ خط مفت منگوایا جا سکتا ہے۔ ادویات کی سپلائی کیلئے عالمی سطح پر سپلائی کا انتظام ہے۔
جدید کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات انسانی امراض کے علاوہ حیوانات اور پولٹری کی مرضوں کے لئے بھی تیار کی جاتی ہیں۔

کاروباری شرائط وغیرہ کے لئے رابطہ فرمائیں:۔

خاکسار:۔ سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون:۔ ۷۷۱ / ۶۰۶ / ۶۰۷

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED DISTRIBUTORS　AUTHORISED DEALERS　JOBBERS　AMBASSADOR　BEDFORD

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں —!!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 — اور — 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔"

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!